

پھر اسنے اپنے باپ کو گھر سے نکال دیا



اسنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں جکڑ رکھا تھا۔ تو کیا بیٹی کے گھر پر رہوں۔۔۔۔۔ اچھا لگتا ہے بیٹی کے گھر رہنا؟ ایک لمحہ وہ میرے طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتے رہے پھر گردن جھکادی اور نہایت ہی آہستگی سے کچھ کہنے لگے آگے آؤ اس قدر مدہم تھی کہ شاید وہ خود ہی سن پائے کہ وہ کیا کہہ رہے تھے اسکی نظریں پھر میری اور انھیں وہ کچھ کہنا چاہ رہے تھے لیکن پھر سانس چھوڑتے ہوئے گردن جھکادی آگے آنکھوں میں نمی آچکی تھی۔

آج سے ایک سال قبل (رمضان 2011 میں) میری ملاقات مستسی برادری کے ایک بزرگ سے ہوئی جنہیں اگلے بیٹے نے یہ خیال کیئے بغیر کہ 86 سالہ بوڑھا بزرگ جسکی ہڈیاں بھی اب وزن اٹھانے کے لائق نہیں رہیں جنہیں دن رات میں سے زیادہ عرصہ بستہ پر گزارنا پڑتا ہو اگر گھر سے نکال دیئے گئے تو کہاں جائیں گے۔ لیکن خدا اہلا کرے آج کے نوجوانوں کا جو یہ بھول جاتے ہیں کہ والدین کو گھروں سے نکالنے کی جو رسم چل پڑی ہے اگر مزید زندہ رہی تو کل اسکا شکار وہ خود بھی ہو سکتے ہیں۔

انگل تو کیا آپکا بیٹا نہیں ہے؟ مے فکر مند انداز میں پوچھا وہ بہت دکھی تھے۔ ارے نہ ہوتا اچھا تھا۔۔۔ کم از کم یہ دن تو نہ دیکھنے پڑتے۔ سوری انگل میرا ارادہ آپکو پریشان کرنا نہیں بلکہ میں اس لئے جانتا چاہتا ہوں کہ شاید آپکے لئے کچھ کر سکوں۔۔۔۔۔ لیکن مجھے لگ رہا تھا کہ اس بارے میں کوئی گفتگو نا ہی کرتا تو بہتر تھا، بیٹے انجانے میں آگے پریشانیوں کو چھیڑ دیا تھا۔

انگل ہم سب آپکے ساتھ ہیں، ہم خدا سے آپکے لئے پے (pray) کریں گے آپ یقین رکھیں سب ٹھیک ہو جائے گا۔ انہوں نے پلکے سے گردن کو دائیں بائیں جھٹک دیا درحقیقت انہیں میری بات سے کوئی تسلی نہیں ہوئی۔ میں جانے کے لئے کھڑا ہو چکا تھا انگل میں اللہ پاک سے آپکے لئے دعا کروں گا، مجھے یقین ہے کہ میرا رب میری دعا ضرور قبول کرے گا۔ اور انشاء اللہ آپکا بیٹا

اسکے بعد بیٹے اپنے کچھ دوستوں کو دعا کے لئے عرض کیا کہ وہ ناصر ہر نماز کے بعد بلکہ سحر و افطار میں بھی انکل کے لئے خصوصی دعا کریں، کم و بیش آدھا گھنٹہ میری انکل سے اس موضوع پر گفتگوری جس میں سے ضروری نکات میں آپ سے بانٹنا چاہوں گا تاکہ مقصد کو بہتر انداز میں سمجھا جاسکے۔

تین دن بعد

میری انکل سے دوبارہ راستے میں ملاقات ہو گئی آج وہ کچھ بدلے بدلے سے تھے انہوں نے مجھے دیکھتے ہی گفتگو کا آغاز کیا گویا کہ وہ مجھے ہی ڈھونڈ رہے تھے پنا آپ نے اسٹناٹیم کہا تھا تاکہ آپ میرے لئے پریے (pray) کریں گے۔ جی (ہاں) انکل کل میرے بیٹے نے مجھے فون کیا۔ اوہ ماشا اللہ انکل پھر تو آپکو مبارک ہو دیکھا انکل بیٹے آپے کہا تھا کہ اللہ پاک آپکی ضرورت دکرے گا۔ انکل نے میری بات پر خوشی سے گردن کہاں میں ہلایا اور پھر کہتے ہاتھوں سے مجھے تسلی دیتے ہوئے کہا شکر ہے اس نالائق نے فون تو کیا اور نہ 14 مہینوں سے تو اتنے یہ جاننے کی بھی ضرورت نہیں سمجھی کہ اس کا باپ زندہ ہے کہ مر گیا۔ ارے نہیں انکل اللہ آپکو زندگی دے انشا اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔

کچھ عرصہ بعد

انداز تین چار مہینے بعد میرا دوبارہ وہاں جانا ہوا معلوم کیا تو یہ چلا کہ انکا بیٹا انہیں واپس گھر لے گیا۔ یہ خبر سن کر مجھے بہت خوشی ہوئی بقینا کسی بھی انسان کے لئے بہتریں رہائش اس گھر ہی ہو سکتا ہے۔

نفسیاتی پہلو

انکل کے نزدیک انکے گھر سے نکالے جانے کی ذمہ دار انکی بہو تھی، کیوں کہ بیٹے نے فیروں میں شادی کر لی اگر اپنے خاندان کی کسی لڑکی سے شادی کرتا تو وہ گھر رہتی برباد نہیں کرتی لیکن بیٹا نافرمان تھا ماں باپ کی نہیں سنی اپنی من مانی کی اب سب ٹھگت رہے ہیں۔

یہاں پر غلطی ہم سب سے ہو جاتی ہے جب ہم اپنی ناکامیوں کا ذمہ دار کسی اور کو سمجھنے لگتے ہیں تب ہمیں اپنی کوتاہیاں نظر نہیں آتی اور ہم غلطی پر غلطی دوہراتے چلے جاتے ہیں، چرکاسب سے پہلا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ہم مشکلات سے ہمکنار ہوتے چلے جاتے ہیں اور دوسری طرف ہم اپنی اصلاح بھی نہیں کر پاتے۔ لانا معاملات الجھن کا شکار ہوتے چلے جاتے ہیں۔

بعد میں جب بیٹے انکل کے رویے پر غور کیا تو مجھے انکے کچھ منفی پہلو صاف دکھائی دینے لگے۔

1۔ بچوں کے معاملات میں مداخلت کرنا

2۔ برداشت کی کمی

3۔ چڑچڑاہٹ

4۔ تنقید کرنا

یہ منفی پہلو کسی بھی عمر میں اور کسی بھی رشتہ میں اگر رونما ہو جائیں تو پھر اس رشتہ کا مزاج اتنا رہتا ہے پھر کچھ لوگ تو بے مزہ مردہ رشتے کو لیکر چل رہے ہوتے ہیں، یا تو پھر ملجھ کر لیتے ہیں۔ دونوں صورتوں میں انسان تو رشتوں کا ہی ہوتا ہے لانا

ہمیں اس طرح کے تمام منفی رویوں سے خود کو بچانا چاہیے۔ اور یہ بات بھی ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ اگر ہمارے بزرگوں میں کسی بھی قسم کے منفی پہلو جنم لینے لگیں تو ان منفی رویوں کو ختم کرنے میں انکا ساتھ دینا چاہیے۔ یاد رکھیں کسی بھی انسان کی زندگی کا سب سے پرسکون اور حسین ترین وقت اسکے بچپن کا ہوتا ہے، اور یہ اعزاز ہمارے والدین کے سر جاتا ہے وہ انکی محبت ہی تھی جس نے ہمارے بچپن کو تمام عمر کے لئے یادگار بنا دیا۔ اور آج ہمارے والدین بھی زندہ ہیں اور انکی محبت بھی زندہ ہے مگر افسوس کے ہم نے خود ہی خود کو اس سکون سے دور کر دیا ہے۔

Article Link <http://www.mirfatehalishah.com/articles/post.php?id=2108>

Join us on facebook <https://www.facebook.com/mirfatehalishah>

www.mirfatehalishah.com